حج نبوی
مؤلفہ ومرتبہ
مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی علیہ الرحمہ
سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں کشمیر
جمعیۃ منزل ۔ بربرشاہ ۔ سری نگر، کشمیر ۱۹۰۰۰۶

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اور خدا کی طرف سے لوگوں پر حج فرض ہے جس کو وہاں تک پہنچنے کا مقدور ہو!

حج نبوی

مؤلفہ و مرتبہ

مولانا عبد الوہاب صاحب دہلوی علیہ الرحمہ

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیتہ منزل ۔ بربرشاہ ۔ سری نگر کشمیر 190006

یکے از مطبوعات
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

نام کتاب	اسرار حج
نام مصنف	مولانا عبدالوہاب دہلویؒ
ناشر	سکریٹری سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
مطبع	ایس ایس پریس دہلی
تعداد	ایک ہزار

ملنے کے پتے

۱۔ دفتر سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر جمعیۃ منزل بربرشاہ سری نگر کشمیر

۲۔ مکتبہ مسلم جمعیۃ منزل ، بربرشاہ سری نگر کشمیر

فہرستِ مضامین

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے جو خانہ کعبہ تک سفر کرنے کی استطاعت رکھنے والے پر فرض ہے اس فرض کی ادائیگی میں مالی اور جسمانی دونوں طرح کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں ۔ یہ فرض بے پناہ خصوصیات کا حامل ہے، جامعیت ملّت ــــ اسلامی مساوات ــــ عالمگیر اتحاد اسلامی ــــ مجاہدانہ زندگی کی تعلیم ــــ آخرت کی یاد دہانی ــــ شوکت اسلام ــــ تجربات سفر وغیرہ کا عظیم مظہر ہے۔

اللہ تعالیٰ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے تمام مسلمانوں کو توفیق بخشے ۔آمین ۔ اور عازمینِ حج کو خلوص وللّٰہیت دے تاکہ اس فریضہ کے ذریعہ ایمان وعمل اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہو جائیں ۔

فقط

محمدؐ صدیق کرنائیؒ

سکریٹری سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(المعروف بہ)

حجۃ الوداع

تمہید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے جو حج کئے ہیں ان کی تعداد صحیح طور پر غیر معلوم ہے۔ سنن ترمذی وابن ماجہ میں ہے کہ آپ نے ہجرت سے پہلے دو حج ادا فرمائے تھے۔ بعض محدثین کا قول ہے کہ آپ حسب عادت اہل مکہ ہر سال حج کرتے تھے صحیح مسلم میں صرف ایک حج کا ذکر ہے الغرض قبل از ہجرت تعداد حج کے حالات غیر معلوم ہیں۔ ہجرت کے بعد بالاتفاق آپ نے ایک ہی حج کیا ہے جس کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کیونکہ اس حج میں آپ نے امت کے لیے کلمات وداع ارشاد فرماتے تھے نیز حجۃ البلاغ بھی اس کو کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں آپ نے امت کو آخری تبلیغ فرمائی تھی۔

اسلام میں حج ۹ھ میں فرض ہوا۔ اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضؓ کو امیر الحجاج بنا کر تین سو صحابہ کے ہمراہ حج کو بھیجدیا تھا اور ان کے بعد حضرت علی رضؓ کو روانہ کیا تھا کہ وہ سورۂ برات کا اعلان کریں۔ ابو بکر رضؓ نے لوگوں کو حج کرایا اور علی رضؓ نے سورہ برات کی ابتدائی چالیس آیتیں پڑھ کر سنائیں اور یہ احکام بھی سنائے کہ آئندہ سال

سے کوئی مشرک مکہ میں نہ آنے پائے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کر سکے گا۔ (صحیح بخاری)

حجۃ الوداع

سنہ ۱۰ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا اور ماہ ذی قعدہ میں ہر طرف اعلان ہو گیا کہ آپ حج کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ شرف ہمرکابی کے لیے تمام عرب امنڈ آیا۔ ۲۶ ذیقعدہ روز دوشنبہ کو آپ نے غسل فرمایا اور چادر اور تہبند باندھا۔ نماز ظہر پڑھ کر مدینہ سے باہر نکلے۔ تمام ازواج مطہرات بھی ساتھ تھیں۔ مدینہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ذوالحلیفہ میں جو اہل مدینہ منورہ کا میقات ہے شب بھر اقامت فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے جسم اطہر پر عطر ملا اس کے بعد آپ نے دو رکعت نماز ظہر ادا کی اور حج وعمرہ ملا کر (قران) کا احرام باندھا اور بہ آواز بلند یہ الفاظ کہے:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔	حاضر ہیں اے اللہ ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں۔ تعریف اور نعمت سب تیرے لیے ہی ہیں اور سلطنت بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔

اور آپ کبھی کبھی یہ الفاظ فرماتے تھے لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا (ہم حاضر ہیں عمرہ اور حج کی نیت سے) صحابہ کرام کو بھی حکم تھا کہ بلند آواز سے لبیک پکاریں۔ صحابہ میں سے بعض نے قران کا احرام باندھا تھا بعض نے افراد کا بعض نے تمتع کا۔ اس کے بعد قصواء نامی سانڈنی پر سوار ہوئے جب وہ کھڑی ہوئی تو آپ نے باآواز بلند لبیک کہی۔ راستہ میں اکثر تلبیہ فرماتے جاتے تھے۔ خصوصاً جب کوئی قافلہ ملتا۔ یا کسی ٹیلے یا نشیب سے گزر ہوتا اور فرض نمازوں کے بعد اور آخر شب کو تلبیہ کہتے تھے۔ ٹیلے پر چڑھتے وقت تین تین بار تکبیر بھی باآواز بلند فرماتے تھے۔

اس مقدس کارواں کے ساتھ راستہ میں ہر ہر جگہ سے فوج در فوج لوگ شریک ہوتے جاتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی آدمی ہی

آدمی نظر آتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لبیک فرماتے تھے تو ہر طرف سے
اس صدائے پاک کی آواز سے دشت وجبل گونج اٹھتے تھے۔ سفر فتح مکہ میں آپ نے جن
منازل میں نماز ادا کی تھی وہاں برکت کے خیال سے لوگوں نے مسجدیں بنالی تھیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان مساجد میں نماز ادا کرتے جاتے تھے۔ "سرف" (جس جگہ ام المومنین
میمونہ رضی مدفون ہیں) پہنچکر آپ نے غسل فرمایا اور یہ فرمایا کہ جو شخص ہدی[1] لایا ہو وہ قران کی
نیت کرلے اس کا احرام یوم النحر کے دن (ہدی) ذبح ہونے کے بعد کھلے گا اور جس کے
ساتھ ہدی نہ ہو اس کو اختیار ہے خواہ عمرہ کرے خواہ حج۔ پھر مقام ذی طوی میں پہنچکر شب
بھر اقامت کی صبح کی نماز پڑھ کر سفر کیا اور حجون کے راستہ سے اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ
کی چوتھی تاریخ کو چاشت کے وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ مدینہ سے مکہ تک کا سفر
نو دن میں طے ہوا۔ خاندان ہاشم کے لڑکوں نے آمد آمد کی خبر سنی تو خوشی سے باہر نکل
آئے۔ آپ نے فرط محبت سے کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے اپنے ساتھ سوار کرلیا۔ پھر حرم
شریف میں باب بنی شیبہ سے (جو بصورت محراب بیر زمزم کے پاس ہے) داخل ہوئے
اور جب کعبہ نظر آیا تو یہ دعا پڑھی۔[2]

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ	اے خدا! اس گھر کو اور زیادہ عزت
تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا ۵	وبزرگی عطا فرما۔

مسجد احرام میں داخل ہو کر آپ نے تحیۃ المسجد کا دوگانہ نہیں پڑھا بلکہ طواف قدوم
شروع کر دیا۔ طواف شروع کرتے وقت زبان سے کوئی نیت نہیں کی اور نہ کوئی دعا کی،
بلکہ حجر اسود کے مقابل آکر اس کا استلام فرمایا پھر سیدھی طرف روانہ ہو گئے اور سات

---

[1] ہدی ان قربانیوں کو کہتے ہیں جو قارن ومتمتع پر واجب ہیں۔ نیز قربانی کے ان جانوروں کو
بھی کہتے ہیں جو حل سے حرم بھیجکر ذبح کرائے جائیں۔ آنحضرت بھی اپنے ساتھ ہدی کے اونٹ لائے تھے۔ احرام
باندھنے سے قبل ان کو برائے علامت وتمیز جوتیوں کے ہار پہنا دیئے تھے اور ان کے کوہان پر چھری سے نشان کرکے خون
پونچھ ڈالا تھا۔ [2] ہاتھ اٹھانے کا ذکر کسی حدیث میں نہیں ہے مگر منع بھی نہیں ہے۔

پھیرے کئے تین پھیروں میں رمل و اضطباع کیا اور باقی پھیروں میں معمولی چال چلے۔ ہر پھیرے میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرمایا۔ استلام کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے۔ رکن یمانی کو صرف ہاتھ سے مس کرنا ثابت ہے اور حجر اسود کو بوسہ دینا اور مس کرنا دونوں مسنون ہیں۔ اور اس کے تین طریقے آنحضرتؐ سے ماثور ہیں ایک تو دہن مبارک سے بوسہ لینا دوسرے دست مبارک لگا کر ہاتھ کو چومنا تیسرے چھڑی (محجن) لگا کر اس کو چوم لینا۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا ماثور ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ - ۲۰۱)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے۔

اور طواف میں یہ دعا بھی آپ نے پڑھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ۔

یا اللہ! مجھکو تو نے جو عطا کیا ہے اس پر قناعت عطا فرما۔ اور اس میں برکت عنایت کر اور میری سب چیزوں کی حفاظت کر۔

اس کے علاوہ کوئی خاص دعا طواف کے لیئے متعین نہیں فرمائی ہے بلکہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ تسبیح تہلیل۔ درود شریف۔ ادعیۂ ماثورہ (قرآن اور حدیث کی دعائیں) یا جو دعا پسند آئے اس میں مصروف رہے۔

آنحضرتؐ طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور یہ دعا پڑھی:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرہ ۱۲۵) مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ

پھر مقام ابراہیم سے پیچھے کھڑے ہو کر طواف کا دوگانہ ادا کیا جس میں قرأۃ بالجہر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر حجر اسود کا بوسہ لیا اور صفا کی طرف روانہ ہوئے۔ جب اس کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ (البقرہ ۱۵۸) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اور پھر فرمایا:

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ (مسلم) جس چیز کو اللہ نے پہلے ذکر کیا ہے۔ میں بھی
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیْ اِبْدَءُوْا بِصِیْغَۃِ اس سے شروع کرتا ہوں۔ نسائی کی روایت
الْاَمْرِ۔ میں امر کا صیغہ ہے یعنی شروع کرو۔

پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ کعبہ نظر آنے لگا اور قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیروں کے بعد یہ دعا پڑھی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ۔ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ (ابوداؤد)

(خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حکمرانی ہے اور اسی کیلئے حمد وثنا زیبا ہے اور وہ ہر ایک بات پر قادر ہے کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا ایک نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام قبائل کو اکیلے نے شکست دی۔)

ہر دفعہ اس کے بعد ٹھہر کر دعائیں بھی مانگتے تھے پھر یہی کلمات فرماتے تھے۔ پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف روانہ ہوئے جب نشیب میں پہنچے (میلین اخضرین کے مابین) تو دوڑنے لگے جب نشیب ختم ہو گیا تو آہستہ چلنے لگے۔ یہاں تک کہ مروہ پہنچ گئے۔ یہاں بھی پہاڑ پر اسی قدر چڑھے کہ کعبہ نظر آنے لگا۔ یہاں بھی صفا کی طرح ہی تکبیر و تہلیل کی اور دعا مانگی۔ اسی طرح سات پھیرے کیے اور پیادہ کیے مگر جب جمال پاک کے تماشائیوں اور فدائیوں کا مجمع زیادہ ہو گیا تو اونٹنی پر سوار ہو کر باقی پھیرے پورے کیے۔ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوا۔ سعی کے ختم کے بعد جبکہ آپ مروہ پر تھے اور لوگ نیچے کھڑے تھے، آپ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا۔

لو استقبلت من امری ما استدبرت لما اسبق الھدی و جعلتھا عمرۃ فمن کان منکم لیس معہ ھدی فلیحلل ولیجعلھا عمرۃ

جو بات اب میری سمجھ میں آئی ہے اگر وہ پہلے سے آئی ہوتی تو میں ہدی نہ لاتا اور صرف عمرہ کا احرام باندھتا لہذا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ اس کو عمرہ کر ڈالے اور احرام کھول لے۔ سراقہ بن جعشم نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ

فقام سراقة بن جعشم فقال یا رسول اللہ العامنا ھذا ام للابد فشبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابعہ واحدۃ فی الاخری وقال دخلت العمرۃ فی الحج مرتین لابل لابد ابد ابدا۔

یارسول اللہ یہ بات اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا کہ عمرہ زمانۂ حج میں جائز ہو گیا ہے ہمیشہ کے لیے۔ (مسلم)

اہل عرب ایام حج میں عمرہ ناجائز سمجھتے تھے اس رسم کے موقوف کرنے کے لیے آپ نے یہ حکم فرمایا تھا۔ بعض صحابہ نے اس عادت کی بناپر اور اس کے حکم کو صرف استحبابی سمجھ کر کچھ حیل وحجت کی اس پر آپ کو غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں قارن نہ ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا اور ان کو اس کا تاکیدی حکم دیا جس کی سب نے تعمیل کی اور تمتع کر لیا یعنی حج کے احرام کو فسخ کر دیا اور احرام کھول ڈالا۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی حکم دیا کہ یوم الترویہ کو یعنی ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لینا اور یوم النحر کو ایک ایک دم تمتع دے دینا اور جس کے پاس ہدی تمتع کی استطاعت نہ ہو وہ ایام حج میں تین روزے اور وطن پہنچ کر سات روزے رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مقام ابطح میں اترے تھے۔ آٹھویں تاریخ تک وہیں رہے اور وہیں اپنے ہمراہیوں کو نماز قصر کر کے پڑھاتے رہے۔ اس مدت میں حرم میں آکر فرض نماز پڑھنی کسی حدیث میں مذکور نہیں ہے۔ حضرت علیؓ سفر حجۃ الوداع سے پہلے مدینہ سے یمن بھیج دیئے گئے تھے۔ اس عرصہ میں وہ بھی یمنی حاجیوں کو لے کر مکہ پہنچ گئے۔ چونکہ ان کے ساتھ بھی قربانی کے جانور یعنی ہدی تھے اس لیے انھوں نے بھی احرام نہیں کھولا۔ جمعرات کے دن آٹھویں ذی الحجہ کو تمام صحابہ کو لے کر آنحضرت منیٰ تشریف لے گئے۔ جاتے وقت کوئی طواف نہیں کیا۔ ظہر و عصر و مغرب و عشا کی نماز منیٰ میں پڑھی اور شب وہیں بسر کی۔ صبح کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے براہ ضب[۱] عرفات روانہ ہوئے۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ تمام صحابہ آپ کے ہمراہ تھے

---

[۱] منیٰ سے مزدلفہ تک تو ایک ہی راستہ ہے مگر مزدلفہ سے دو راستے ہو جاتے ہیں ایک کا نام ضب ہے جس کو آج کل فناطر کہتے ہیں دوسرے کا نام مازمین ہے اسکو آج کل اخشبین بھی کہتے ہیں۔ عرفات جاتے وقت پہلا راستہ دائیں طرف دوسرا بائیں طرف آتا ہے۔

ان میں سے کوئی لبیک پکارتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا۔ اور ایک دوسرے پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔

قریش کی عادت تھی کہ تمام عرب کے برخلاف اپنی خصوصیت اور امتیاز ظاہر کرنے کے لیے مزدلفہ سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضرتؐ بھی قریش کی طرح مزدلفہ ہی میں قیام کریں گے مگر آپ بموجب حکم الٰہی ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (البقرۃ - ۱۹۹) (پھر جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو) عام مسلمانوں کے ساتھ عرفات میں آئے اور وادی نمرہ میں (وادی عرنہ بھی اسی وادی کا نام ہے۔ یہ عرفات سے خارج ہے اور حد حرم اور عرفات کے درمیان واقع ہے) کمبل کے خیمہ میں قیام فرمایا۔ خیمہ آپ کے آنے سے پہلے ہی صحابہ نے لگادیا تھا۔ زوال کے بعد ناقہ قصوا پر سوار ہو کر وادی عرنہ کی آخری حد تک گئے جہاں اب مسجد نمرہ بنی ہوئی ہے اور ناقہ کے اوپر ہی خطبہ پڑھا۔ اس خطبہ میں آپ نے وعظ و نصیحت کی۔ بہت سے احکام شرعیہ بتائے یہ خطبہ بہت بڑا اور بلیغ تھا۔ اس کی چند باتیں جو زیادہ اہم تھیں اور صحابہ کو یاد رہ گئی تھیں وہ کتب حدیث میں متفرق مواضع میں مذکور ہیں[1] ہم ان کا یہاں مجموعہ درج کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کریں وَفَّقَنَا اللّٰہُ وَاِيَّاهُمْ لِذٰلِكَ (اللہ تعالیٰ ہمیں اور انھیں اس کی توفیق عطا کرے)

خطبہ حجۃ الوداع

(۱) يا أيها الناس اني لا اراني واياكم نجتمع في هذا المجلس ابداً (ابن عساکر)	اے لوگو میرے خیال میں آئندہ کبھی اس جگہ میرا تمہارے ساتھ اجتماع نہ ہوگا۔
(۲) ان دماءكم واموالكم و اعراضكم حرام عليكم كحرمة	تمہاری جانیں تمہارا مال تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح یہ

[1] سیرت ابن ہشام میں یہ خطبہ مکمل اور مسلسل مذکور ہے مگر اس کی سند قوی نہیں ہے۔ اس لیے ہم نے اسے نقل نہیں کیا۔

یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی
شھرکم ھذا وستلقون ربکم
فیسئلکم عن اعمالکم (بخاری)

(۳) الا فلا ترجعوا بعدی ضلالا
یضرب بعضکم رقاب بعض۔ (بخاری)

(۴) الا کل شئ من امر الجاھلیہ
تحت قدمی موضوع (صحیحین)

(۵) ودماء الجاھلیۃ موضوعۃ واول
دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعۃ
بن الحارث کان مسترضعا فی بنی
سعد فقتلتہ ھذیل (صحیحین)

(۶) وربا الجاھلیۃ موضوع واول
ربا اضع ربانا ربا العباس ابن
عبد المطلب فانہ موضوع کلہ

(۷) فاتقوا اللہ فی النساء فانکم
اخذتموھن بامان اللہ واستحللتم
فروجھن بکلمۃ اللہ ولکم
علیھن ان لا یوطئن فرشکم
احدا تکرھونہ فان فعلن
ذالک فاضربوھن ضربا
غیر مبرح ولھن علیکم
رزقھن وکسوتھن بالمعروف۔
(مسلم)

دن یہ شہر یہ ماہ باحرمت ہیں۔ تم سب
عنقریب خدا کے ہاں حاضر ہو گے اور وہ
تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس کرے گا۔

خبردار! میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے
کی گردن کاٹنے لگو۔

جاہلیت کے تمام دستور میں اپنے قدموں کے
نیچے پامال کرتا ہوں۔

جاہلیت کے خون کے بدلے ساقط ہوں اور میں
اپنے مقتولوں میں ربیعہ بن حارث کے بنی سعد میں
شیرخوارگی گزارنے والے بچے کا خون جسے ہذیل
نے قتل کر دیا تھا ساقط کرتا ہوں۔

جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کر دیے گئے اور
سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود۔ یعنی حضرت
عباس کا سود چھوڑتا ہوں وہ سب باطل ہے۔

اپنی بیویوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو
کیونکہ خدا کے عہد و پیمان کے بموجب تم نے
ان کو اپنی بیوی بنایا ہے اور اس کے بنائے ہوئے
کلمۂ ایجاب و قبول سے وہ تمہارے لیے حلال ہوئی ہیں
تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے گھر میں وہ کسی
غیر کو جس کا آنا تم کو ناگوار ہو نہ آنے دیں لیکن اگر
وہ اس کے خلاف کریں تو ایسی ضرب مارو جو زیادہ تکلیف
دہ نہ ہو۔ عورتوں کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کو اچھی
طرح کھلاؤ، اچھی طرح پہناؤ۔

(۸) ان لکم علی نسائکم حقا ولھن علیکم حقا

تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

(۹) ان کل مسلم اخو المسلم وان المسلمین اخوۃ (طبری)

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی ہیں۔

(۱۰) ارقاءکم ارقائکم اطعموھم مما تاکلون واکسوھم مما تلبسون

اپنے غلاموں کا خیال رکھو اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو خود کھاؤ ان کو کھلاؤ جو خود پہنو ان کو پہناؤ

(۱۱) قد ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ

تم میں میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ چیز قرآن ہے۔

(۱۲) ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم الا فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوا زکاۃ اموالکم طیبۃ بھا انفسکم وتحجون بیت ربکم واطیعوا ولاۃ امرکم فتدخلوا جنۃ ربکم

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی نئی امت پیدا ہوگی۔ پس خوب سن لو اپنے رب کی عبادت کرو۔ پنج وقتہ نماز ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو اپنے مال کی زکوٰۃ بہ طیب خاطر دیا کرو کعبہ کا حج کرتے رہو۔ اپنے حکام کی اطاعت کرو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۱۳) ان اللہ عزوجل قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث

خدا تعالیٰ نے ہر حق دار کا حصہ مقرر کر دیا ہے لہذا کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

(۱۴) الولد للفراش وللعاھر الحجر وحسابھم علی اللہ۔ (ابن ج)

لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر ہے۔ زناکار مدعی کے لیے رجم ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے

(۱۵) من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ

جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونے کا دعوی کرے یا جو غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنی

اللہ۔ (ابن ماجہ وطیالسی) نسبت کرے اس پر خدا کی لعنت ہے۔

(۱۶) الا لا یحل لامراۃ ان تعطی من مال زوجها الا باذنہ۔ ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں ہے۔

(۱۷) الدین مقضی والعاریة مؤداة والمنحة مردودة والزعیم غارم۔ قرض ادا کیا جائے۔ عاریت واپس کی جائے عارضی عطیہ وقت گزرنے پر لوٹا دیا جائے۔ اور ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

اس کے بعد آپ تمام مجمع کی طرف جس کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی، مخاطب ہوئے اور فرمایا۔

انتم تسئلون عنی فما انتم قائلون (مسلم) لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت دریافت کیا جائے گا تو بتاؤ کیا جواب دو گے؟

صحابہ نے عرض کیا:

نشهد انك قد بلغت وادیت ونصحت۔ (مسلم) ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے سب احکام پہنچا دیے اپنا فرض ادا کر دیا اور کھوٹا کھرا الگ کر دیا۔

آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا۔

اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد (اے خدا تو گواہ رہنا)

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔

الا لیبلغ الشاهد منکم الغائب فلعل بعض من یبلغه ان یکون اوعیٰ له من بعض من سمعه (بخاری) دیکھو جو لوگ موجود ہیں وہ ان کو جو موجود نہیں تبلیغ کرتے رہیں ممکن ہے کہ بعض سامعین سے زیادہ یاد رکھنے والے کچھ لوگ ان میں ہوں جن کو تبلیغ کی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو یہ آیت اتری۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ۔۳) ترجمہ (آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔

اور تم پر اپنی نعمتِ ہدایت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کا دین ہونا پسند کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعْمَةِ الْاِسْلَامِ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ۔
(نعمتِ اسلام کی عطا بخشی پر اللہ کا شکر ہے۔ اللہ اسلام پر زندگی دے اور اسلام پر ہی موت دے۔)

یہ سارا خطبہ ایک ہی تھا آپ نے دو خطبے نہیں پڑھے اور نہ بیچ میں ٹھہرے خطبہ سے فارغ ہو کر آپ نے حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا۔ حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ پھر اقامت کہی اور آنحضرت صلعم نے دو رکعت نماز ظہر پڑھائی اور اس میں قرأۃ بالجہر نہیں کی۔ حالانکہ جمعہ کا دن تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز جمعہ کی نہیں تھی بلکہ ظہر کی تھی۔ اس کے بعد پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی بھی دو رکعت پڑھائی۔ اہل مکہ بھی آپ کے ساتھ قصر وجمع میں شامل رہے کسی کو آپ نے اتمام کا حکم نہیں دیا۔ نماز ظہر سے پہلے اور دونوں نمازوں کے درمیان آپ نے کوئی اور نماز یعنی سنتیں یا نفل ادا نہیں کی۔

نماز کے بعد آپ۔ نے غسل فرمایا پھر ناقہ پر سوار ہو کر موقف تشریف لائے اور پہاڑی کے صخرات کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

وقفت ھٰھنا وعرفة کلھا موقف (مسلم) میں یہاں کھڑا ہو گیا ہوں اور سارا میدان عرفات موقف ہے۔

پھر قبلہ رو ہو کر دعا کے لیے سینۂ مبارک تک دونوں ہاتھ اٹھائے اور غروب آفتاب تک دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے اور فرمایا کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے یعنی انسان کو خوب دل لگا کر بتضرع وخضوع دعا مانگنی چاہئے۔ کیونکہ یہ قبولیت کا دن ہے۔ آنحضرت صلعم سے عرفات کی بہت سی دعائیں کتب اذکار میں منقول ہیں مگر سند اکثر کی ضعیف ہے۔ تاہم من گھڑت دعاؤں سے ان کا پڑھنا بہتر ہے اور یوں تو ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے مگر بہتر یہ ہے کہ ادعیۂ قرآنیہ اور ادعیۂ مسنونہ پڑھنے کے بعد جو دل چاہے دعا مانگے اگر ساری حزب البحر حزب الاعظم پڑھ لے تو بہت کافی اور مفید ہے۔ نیز تلاوت قرآن و درود شریف و تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتا رہے (دعا یوم عرفہ بعرفہ) کے نام سے جو دعا (الحزب المقبول) وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی ادعیہ مسنونہ میں سے ہے لہٰذا اس کو ایک بار ضرور پڑھ لینا چاہیے۔

اس دعا کے اثنا میں اکثر لوگ مسائل حج پوچھنے آجاتے تھے اور آپ تعلیم فرماتے تھے چنانچہ چند نجدیوں نے آکر دریافت کیا کہ حج کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

الحج عرفة: من ادرك عرفة ليلة جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرك الحج، ايام منى ثلاثة فمن تعجل فى يومين فلا اثم عليه ومن تأخر فلا اثم عليه۔ (ترمذی۔ ابوداؤد نسائی۔ ابن ماجہ)

حج عرفہ ہے۔ جس نے عرفہ کو پالیا مزدلفہ کی رات میں فجر کے روشن ہونے سے پہلے اس نے حج کو پالیا۔ منیٰ (میں ٹھہرنے) کے تین دن ہیں پس جو شخص جلدی کرے اور دو دن کے بعد چلا آئے اس پر گناہ نہیں اور جو شخص تین دن قیام کرے اس پر بھی گناہ نہیں۔

اسی اثنا میں ایک صحابی اپنی اونٹنی پر سے گر پڑے اور ان کی گردن ٹوٹ گئی جس سے ان کی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ آپ نے حکم دیا کہ ان کو پانی اور بیری کے پتوں سے نہلا کر احرام ہی کے چادروں میں لپیٹ کر (کفنا کر) دفن کردو۔ خوشبو نہ لگاؤ اور ان کا سر اور منہ بھی نہ ڈھانکو یہ قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھائے جائیں گے۔ صحابہ میں اختلاف ہوا کہ حضرت روزہ سے ہیں یا نہیں؟ حضرت ام المومنین میمونہ نے یا ان کی بہن نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا آپ نے سب کے سامنے پی لیا اور لوگوں کا یہ شک رفع ہوگیا۔ جب آفتاب بالکل غروب ہوگیا تو آنحضرتؐ وہاں سے براہ مازمین[1] مزدلفہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔ آپ ناقہ کی رسی اس قدر کھینچے ہوئے تھے کہ اس کی گردن کجاوہ سے آکر لگتی تھی یہ اس لیے کہ دوڑے نہیں کیونکہ قصوا بہت تیز سانڈنی تھی۔ لوگوں کے ہجوم سے ایک اضطراب سا ہوگیا تھا آپ کبھی ہاتھ سے اور کبھی کوڑے سے آہستہ روی کا اشارہ کرتے جاتے تھے اور زبان مبارک سے یہ ارشاد فرماتے جاتے تھے۔

السكينة ايها الناس السكينة ايها الناس فان البر ليس بالايضاع۔

لوگو سکون اور اطمینان کے ساتھ چلو، دوڑانا کچھ ثواب کی بات نہیں ہے (صحیحین و ابوداؤد)

---

[1] اس کی تشریح پہلے گذر چکی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی چال سے اونٹنی چلا رہے تھے لیکن جہاں چھیڑ ہوتی تھی وہاں تیز کر دیتے تھے اور جہاں ٹیلہ ہوتا تھا رسی ڈھیلی کر دیتے تھے۔ اثنار راہ میں ایک جگہ اتر کر طہارت کی اور وضو کیا۔ حضرت اسامہ نے عرض کی یا رسول اللہ نماز کا وقت جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز کی جگہ آگے آئے گی۔ تھوڑی دیر بعد آپ سب کے ہمراہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ آپ نے یہاں پھر وضو کیا اور اذان دلائی۔ اقامت ہوئی اور مغرب کی نماز ادا کی اس کے بعد لوگوں نے اپنے اپنے پڑاؤ پر جا کر سواریوں کو بٹھایا اور سامان اتارا اس کے بعد دوسری تکبیر ہوئی اور آپ نے عشا کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ یہاں بھی آپ نے فرض نمازوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ادا کیا نہ سنت نہ نفل۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لیٹ گئے اور صبح تک آرام فرمایا۔ رات کو روزانہ عادت کے خلاف عبادتِ شبانہ کے لیے بیدار نہیں ہوئے یہی ایک شب ہے جس میں آپ نے نماز تہجد ادا نہیں فرمائی ہے۔ رات کو چاند چھپ جانے کے بعد آپ نے اپنے خاندان کے بچوں اور بعض ازواجِ مطہرات کو منیٰ روانہ فرما دیا تھا مگر بچوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا، البتہ عورتوں کو اجازت دے دی تھی۔ صبح سویرے اٹھ کر آنحضرت نے اذان واقامت کے بعد باجماعت نماز پڑھی اور پھر ناقہ پر سوار ہو کر (المشعر[1] الحرام) روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر دعا و تسبیح و تکبیر و ذکر الٰہی کرتے رہے۔ جب اچھی طرح روشنی ہو گئی تو آفتاب نکلنے سے پہلے آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔[2]

حضرت فضل بن عباس آپ کے پیچھے سوار تھے۔ اہل حاجت دائیں بائیں حج کے

---

[1] المشعر الحرام دراصل سارے مزدلفہ کا نام ہے۔ مگر اب اصطلاحاً اس جگہ کا نام ہے جہاں مزدلفہ کی مسجد بنی ہوئی ہے۔

[2] سب حاجیوں کو خاص اس جگہ مسجد کے پاس آکر ٹھہرنا ضروری نہیں بلکہ سارے مزدلفہ کا یہی حکم ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہاں کھڑا ہو گیا ہوں اور سارا مزدلفہ موقف ہے (صحیح مسلم)

مسائل دریافت کرنے آتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے اور زور زور سے مناسک حج کی تعلیم دیتے جاتے تھے۔ ایک خوبصورت عورت بھی یہ مسئلہ پوچھنے آئی کہ میرا باپ بہت ضعیف ہے کیا اس کی طرف سے میں حج کر سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ حضرت فضل بھی خوبصورت نوجوان تھے وہ ان کو دیکھنے لگی اور یہ اس کو۔ آپ نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ راستہ میں آپ نے فضل بن عباس سے فرمایا کنکریاں چُن دو، انھوں نے سات کنکریاں چُن دیں۔

جب وادی محسر (جہاں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے) پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ یہاں سے تیز ہو کر نکل جاؤ اور اپنی اونٹنی بھی تیز چلائی جب منیٰ پہنچے تو درمیانی راستہ سے جمرۃ العقبہ کے پاس آئے اور جمرہ کے سامنے وادی یعنی نشیب میں اس طرح کھڑے ہو کر کہ مکہ بائیں ہاتھ کی طرف تھا اور منیٰ دائیں ہاتھ کی جانب۔ آپ نے سواری پر سے کنکریاں یکے بعد دیگرے ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے۔ آپ نے اس وقت تک لبیک موقوف نہیں کی تھی۔ رمی جمار کے بعد موقوف فرمادی۔ اس کے بعد اپنی قیام گاہ پر آپ تشریف لائے۔ مہاجرین قبلہ کے داہنی جانب اترے تھے اور انصار بائیں جانب۔ باقی لوگ ادھر ادھر تھے۔

آپ ناقہ پر سوار تھے اور حضرت بلال کے ہاتھ میں ناقہ کی مہار تھی۔ حضرت اسامہؓ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور کپڑا تان کر سایہ کیے ہوئے تھے۔ آپ نے اسی حالت میں ایک بلیغ و موثر خطبہ پڑھا جس میں بہت سے احکام شریعت بتائے اور خوب وعظ و نصیحت کی بہت سی باتیں تو وہی تھیں جو عرفات کے خطبہ میں تھیں، ان کو مکرر اس لیے فرمایا کہ جس نے وہاں نہ سُنا ہو یہاں سُن لے اور جو سُن چکا ہو اس کو بھی خوب یاد آجائے اور بعض باتیں نئی تھیں۔ ان میں یہ بھی تھیں۔

ان الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السمٰوٰت والارض (بخاری)

زمانہ پھر پھرا کر اسی نقطہ پر آگیا ہے جس پر یہ ابتدا میں تھا جب کہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔

السنة اثنا عشر شهراً منها اربعة حرم ثلاثة متواليات ذوالقعدة۔ ذوالحجة ومحرم و رجب شهر مضر الذی بين جمادی وشعبان۔ (بخاری)

سال کے ۱۲ مہینے ہیں جن میں چار قابلِ احترام ہیں تین تو متواتر ہیں۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ محرم۔ اور ایک الگ ہے یعنی رجب کا مہینہ جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔

الا لا يجنی جان الا علی نفسه الا لا يجنی جان علی ولده ولا مولود علی والده (ترمذی)

ہاں! ہر مجرم اپنے جرم کا ذمہ دار ہے۔ ہاں! باپ کے جرم کا بیٹا اور بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار نہیں ہے۔

ان امر عليكم عبد مجدع اسود يقودكم بكتاب الله فاسمعوا له واطيعوا (مسلم)

اگر کوئی حبشی غلام نک کٹا بھی تمہارا حاکم ہو اور قرآن کریم کے مطابق حکم کرتا ہو تو اس کی اطاعت کرتے رہو۔

الا ان الشيطان قد ايس ان يعبد فی بلدكم هذا ابداً ولكن ستكون له طاعة فيما تحقرون من اعمالكم فيرضی به۔

ہاں! شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ اب اس شہر میں تاقیامت اس کی پرستش ہوگی۔ لیکن ایسی باتوں میں تم اس کی پیروی کروگے جن کی تمہاری نظروں میں اہمیت نہ ہوگی اور وہ اس سے خوش ہوگا۔

پھر آپ نے مجمع کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا:

الا هل بلغت (بخاری)

خبردار رہو! میں نے احکام الٰہی کی تبلیغ کردی۔

سب بول اُٹھے ہاں۔ آپ نے فرمایا:

اللّٰهم اشهد (بخاری)

اے اللہ تو گواہ رہ!

پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا:

فليبلغ الشاهد الغائب (بخاری)

جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو سنادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

خطبہ کے اختتام پر آپ نے تمام مسلمانوں کو الوداع کہا۔

دورانِ خطبہ کئی آدمیوں نے مسائل حج پوچھے آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا بعض نے کہا میں نے بھولے سے رمی جمار سے پہلے حلق کرا لیا ہے۔ کسی نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ کسی نے کچھ کہا آپ نے سب کا یہی جواب دیا کہ:

افعل ولا حرج (متفق علیہ) کیے جاؤ کوئی حرج نہیں۔

پھر آپ قربانی کی جگہ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ قربانی کے لیے اسی جگہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ منیٰ اور مکہ کی ایک ایک گلی میں قربانی ہو سکتی ہے۔ اپنے گھروں میں قربانی کر لو۔ آپ کے ساتھ قربانی کے سو اونٹ تھے۔ ۶۳ تو آپ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیے یعنی نحر اور باقی حضرت علیؓ کو دیدیئے کہ وہ ذبح کریں۔ ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے ذبح کی تھی۔ قربانیوں کا تھوڑا گوشت پکوا کر آپ نے خود نوش فرمایا اور باقی سب گوشت پوست خیرات کر دیا۔ قصاب کی اجرت علیحدہ کر دی۔ گوشت وغیرہ میں سے اس کو بطور اجرت کچھ نہیں دیا۔ مسلمانوں کو بھی حکم دیا کہ اپنی قربانی کھائیں کھلائیں اور جب تک چاہیں گوشت سکھا کر رکھیں۔

قربانی سے فارغ ہو کر آپ نے معمر بن عبداللہ کو بلایا اور سر کے بال پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب کے منڈوائے اور ناخن کتروائے اور فرطِ محبت سے کچھ بال خود اپنے دستِ مبارک سے ابو طلحہ انصاری اور ان کی بیوی ام سلیم اور بعض ان لوگوں کو جو آپ کے پاس بیٹھے تھے عنایت فرمائے اور باقی ابو طلحہ نے تمام مسلمانوں میں ایک ایک دو دو کر کے تقسیم کر دیئے۔ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کتروانے والوں کے لیے ایک بار دعائے مغفرت فرمائی۔

عورتوں کے لیے آپ نے صرف تقصیر یعنی کتروانے کا حکم فرمایا۔ حلق یا منڈانے سے منع فرمایا۔

اس کے بعد آپ مکہ معظمہ تشریف لائے اور سواری پر طواف الافاضہ کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کا دوگانہ ادا کیا۔

اس طواف میں آپ نے نہ رمل کیا نہ اضطباع نہ اس کے بعد سعی کی۔ اس طرح جو صحابہ قارن تھے انھوں نے بھی صرف طواف کیا کیونکہ سعی طواف القدوم کے ساتھ کر چکے تھے۔

البتہ جو لوگ مکہ سے احرام باندھ کر گئے تھے یعنی مفرد تھے یا متمتع انھوں نے طواف الافاضہ کے بعد سعی بھی کی۔ [1]

طواف سے فارغ ہو کر آپ بیر زمزم کے پاس آئے۔ حاجیوں کو زمزم پلانے کی خدمت خاندان عبد المطلب سے متعلق تھی اور اس وقت بھی یہی لوگ پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:

اعملوا فانکم علی عمل صالح لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ھذہ و اشار الی عاتقہ۔ (بخاری)

اپنا کام کیے جاؤ کہ اچھا کام کیے ہو، اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ اور لوگ بھی میری اقتدا کر کے تم سے چھین لیں گے تو میں اتر کر ڈول کھینچتا اور رسی اپنے کندھے پر رکھتا۔

حضرت عباسؓ نے ڈول میں پانی نکال کر پیش کیا۔ آپ نے قبلہ رو ہو کر کھڑے کھڑے زمزم پیا۔ پھر یہاں سے منی واپس تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز بقول راجح منی میں ادا فرمائی۔ رات بھر منی میں رہے۔ گیارہویں کو زوال کے بعد پیادہ پا رمی جمار کے لیے نکلے۔ پہلے جمرۂ اولی کے پاس آئے اور اس کو یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ہر بار اللہ اکبر کہہ کر ماریں پھر اس کے پاس سے ذرا آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اتنی دیر تک دعا مانگتے رہے کہ اس مدت میں سورۂ بقر پڑھی جا سکتی ہے۔ پھر جمرۂ وسطی کے پاس آئے اور اس کو اسی طرح کنکریاں ماریں پھر اس کے بائیں جانب کے نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر تقریباً اتنی ہی دیر دعا مانگتے رہے۔ پھر جمرۃ العقبہ کے پاس آئے اور بطن وادی میں جمرہ کے سامنے اس طرح کھڑے ہوئے کہ بائیں جانب مکہ

---

[1] بخاری۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ متمتع پر دوسری سعی نہیں ہے، مگر یہ بات صحیح نہیں ہے۔

تھا اور منیٰ داہنی طرف۔ اس کو بھی اسی طرح سات کنکریاں ماریں وہاں سے فوراً ہٹ گئے۔
اس کے پاس کھڑے ہو کر دعا نہیں مانگی۔ جمرہ کے اوپر سے یا ادھر ادھر سے کنکریاں مارنا خلاف
سنت ہے۔ ۱۲ اور ۱۳ کو بھی آپ نے اسی طرح رمی جمار کی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایام تشریق کی راتوں کو بھی منیٰ ہی میں سوتے تھے اور دن کو بھی وہیں رہتے۔ لیکن ضعیف
روایت میں ہے کہ آپ روز آکر مکہ کا طواف کر جاتے تھے۔

حضرت عباسؓ نے آپ سے اپنی سقایت حجاج کے لیے راتوں کو مکہ میں رہنے کی اجازت
مانگی، آپ نے دے دی۔ اسی طرح اونٹ والوں نے بھی اجازت طلب کی آپ نے ان
کو بھی دے دی۔ اور فرمایا کہ دسویں تاریخ کی کنکریاں مار کر چلے آؤ۔ اور پھر دو دن کی اکھٹی
آکر مار دینا۔ اس سے علماء نے کسی ضروری کام کے لیے منیٰ سے باہر شب باشی کی اجازت
نکالی ہے۔

ایام التشریق میں سے کسی دن غالباً ۱۱ کو آپ نے ایک خطبہ بھی پڑھا جس میں حسب
سابق تعلیم و وعظ و نصیحت تھی۔ منیٰ میں آپ نماز قصر بلا جمع پڑھاتے رہے۔ کسی کو آپ نے
یہ حکم نہیں دیا کہ تم پوری پڑھو۔

۱۳ ذی الحجہ سہ شنبہ کو زوال کے بعد آپ نے منیٰ سے روانہ ہو کر وادی محصب میں
(جس کا دوسرا نام البطح بھی ہے) خیمہ میں قیام کیا۔ ظہر و عصر مغرب و عشا یہیں پڑھی اور شب
کو اسی جگہ آرام فرمایا۔ رات کو پچھلے پہر اٹھ کر حرم تشریف لے گئے اور کعبہ کا آخری طواف
(طواف الوداع) کر کے وہیں نماز صبح ادا کی۔ اس کے بعد قافلہ کو سفر کا حکم دیا اور سب لوگ
اپنے اپنے مقام کو روانہ ہو گئے۔ آپ نے مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ کی طرف مراجعت
فرمائی۔ راہ میں بریدہ اسلمیؓ نے حضرت علیؓ کی نسبت کچھ شکایات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع
مبارک تک پہنچائیں۔ ان شکایات کا تعلق یمن میں حضرت علی کی تقسیم غنیمت سے متعلق تھا۔
لیکن دراصل یہ حضرت بریدہ کا قصور فہم تھا۔ آپ نے مقام (غدیر خم) میں سب کو جمع
کر کے ایک خطبہ پڑھا جس میں اس غلط فہمی کا ازالہ کیا۔ اور آپ نے اہل بیت کی عموماً
اور حضرت علیؓ کی خصوصاً شان و منزلت و فضیلت بیان کی اور ان سے محبت کرنے کا حکم دیا۔

مدینہ کے قریب پہنچ کر ذوالحلیفہ میں شب بسر کی، صبح کو طلوع آفتاب کے وقت مدینہ منورہ میں موکب نبوی داخل ہوا۔ سوادِ مدینہ پر نظر پڑی تو یہ الفاظ فرمائے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰیِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔	اللہ سب سے بڑا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں اس کا کوئی شریک نہیں بس اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لیے ستائش ہے وہ ہر بات پر قادر ہے ہم واپس آرہے ہیں توبہ کرتے ہوئے فرمانبردارانہ زمین پر پیشانی رکھ کر اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام قبائل کو تنہا شکست دی۔

ناظرین! یہ ہیں حالات حج نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ لہذا اس کے مطابق حج کیجئے۔

فائدہ: حجۃ الوداع شمسی حساب سے ماہ مارچ میں ہوا تھا آفتاب اس وقت برج حوت میں تھا۔ یوم وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ جمعہ ۶ مارچ ۶۳۲ء اور ۲۹ حوت کے مطابق تھا۔ اس زمانہ میں مکہ کا موسم معتدل ہوتا ہے، سردی ختم اور بہار شروع ہونے کو ہوتی ہے، درجہ حرارت فارن ہائٹ مقیاس الحرارت کے حساب سے اکثر ۸۴، ۸۵ درجہ ہوتا ہے، راتیں پونے ۱۲ گھنٹہ کی اور دن سوا ۱۲ گھنٹہ کا ہوتا ہے۔

مآخذ حج نبوی ؐ

۱۔ قرآن کریم
۲۔ موطا امام مالک
۳۔ صحیح بخاری
۴۔ صحیح مسلم
۵۔ سنن ابوداؤد
۶۔ سنن ترمذی
۷۔ سنن نسائی
۸۔ سنن ابن ماجہ
۹۔ مسند طیالسی
۱۰۔ القری للمحب الطبری
۱۱۔ فتح الباری للحافظ ابن حجر
۱۲۔ زاد المعاد لابن القیم
۱۳۔ طبقات ابن سعد
۱۴۔ تاریخ طبری
۱۵۔ سیرت النبی، مولفہ مولانا شبلی مرحوم (اردو)
۱۶۔ رحمۃ اللعالمین ،، مولانا قاضی سلیمان مرحوم (اردو)

ادعیۂ حج

روانگی کی دعا

مسافر کو روانہ ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں (مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی کبیر) اور یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ (مسلم ترمذی)

اے اللہ تو ہی رفیق سفر ہے اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا۔ اے اللہ سفر کی تکلیفوں سے اور بری طرح لوٹنے سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور اہل و عیال و مال کی بری حالت دیکھنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

رخصت کی دعا

رخصت کرنے والے مسافر کو یہ دعا دیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

تیرا دین تیری امانت (یعنی اہل و عیال و مال وغیرہ) اور تیرا انجام کار خدا کی حفاظت میں دیتا ہوں۔

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ (ترمذی ونسائی)

اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادراہ بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو کہیں بھی ہو تیرے لیے بھلائی آسان کردے۔

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْهَمَّ

اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادراہ بنائے اور بھلائی کی طرف تیرا رُخ کرے اور فکروں سے تجھے بچائے

رخصت کے بعد کی دُعا

جب مسافر روانہ ہوجائے تو اس کے لیے یہ دعا کرنی چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

اے اللہ اس کے لیے بُعد مسافت گھٹادے اور اس پر سفر آسان کر۔

سواری کی دُعا

سوار ہوتے وقت مسافر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ کیا ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی اس کو بس میں کرلیتے۔

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ۔

اے اللہ ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرمادے اور اس کا بُعد مسافت گھٹادے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

اے اللہ تو ہی رفیق سفر ہے اور تو ہی گھربار کی خبرگیری کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں سفر کی تکلیفوں سے اور بُرے منظر اور اہل وعیال، مال کو بُری حالت میں دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِىٰهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (ہود - ۴۱)

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ۔ (المؤمنون - ۲۹)

اے پروردگار! مجھ کو مبارک جگہ اتارنا، تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

نشیب و فراز کی دُعا

جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ جب نشیب آئے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔

آبادی دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

جب کوئی آبادی آئے اور وہاں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا۔

(نسائی)

اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اس کے پروردگار اور اے ساتوں زمینوں اور جو ان کے اوپر ہے اس کے پروردگار! اور اے شیطانوں کے اور جن کو انھوں نے بہکایا ہے ان کے مالک اور اے ہواؤں کے اور جن کو انھوں نے منتشر کیا ہے اس کے پروردگار! ہم تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے اور جو اس کے اندر ہے اس میں جو بھلائی ہے طلب کرتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِىْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا۔
(مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی اوسط)

اے اللہ اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر (تین دفعہ پڑھے) اے اللہ ہم کو اس کے میوے کھلا اور اس کے باشندوں کو ہماری محبت دے اور ہم کو یہاں کے نیک لوگوں کی محبت دے۔

قیام گاہ کی دُعا

اثنائے سفر میں جہاں قیام ہو یہ دعا پڑھے :

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم)

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس کی شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔

صبح کی دُعا

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

خدا کی تعریف اور اس کی جو نعمتیں ہم پر ہیں ان کا بیان سننے والے نے سن لیا اے ہمارے رب ہماری رفاقت کر اور ہم پر فضل کر دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

شام کی دُعا

يَا اَرْضُ رَبِّىْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَ

اے زمین! میرا رب اور تیرا رب ایک ہی اللہ ہے تجھ سے اور جو کچھ تجھ میں ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور شیر اور کالے ناگ اور سانپ اور بچھو کے شر سے اور اس سرزمین کے

الْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (ابوداؤد)

رہنے والوں کے شر سے اور ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

احرام کی دُعا

احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر اللہ کی حمد و ثنا و تسبیح و تکبیر کہے پھر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

لَبَّیْک

لبیک کے الفاظ ماثورہ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالشُّكْرُ لَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔ (صحاحِ ستہ)

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں بیشک تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ اور نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں اور شکر تیرا ہی کرنا چاہئے تیرا کوئی شریک نہیں۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔ (صحیحین)

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک تعریف تیرے ہی لیے ہے اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔

میں حاضر ہوں اے معبودِ برحق تیرا میں حاضر ہوں

تنبیہ

حالتِ احرام میں لبیک بار بار پڑھتا رہے اور تکبیر و تحلیل و حمد و ثنا بھی کرتا رہے۔

حدِ حرم میں داخلہ کی دُعا

اس کے لیے کوئی مرفوع دعا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو، وارد نہیں ہے مگر صحابی جلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

شہر مکہ میں داخل ہونے کی دُعا

اس کے لیے کوئی خاص دعا ماثور نہیں ہے البتہ جو دعائیں عام شہروں میں داخل ہونے کی پڑھنی آئی ہیں (جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) وہ پڑھ سکتا ہے۔

حرم شریف میں داخل ہونے کی دُعا

اس کے لیے بھی کوئی خاص دعا ماثور نہیں ہے البتہ جو دعائیں عام مسجدوں میں داخل ہوتے وقت کی آئی ہیں وہ پڑھنی چاہئیں۔ وہ یہ ہیں

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.	اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے
بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. (ترمذی و مسند احمد)	اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

طواف کی دُعائیں

(۱) حجر اسود کے پاس "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا چاہیے (بخاری) (۲) رکن یمانی کے پاس یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ	اللہ کا نام لے کر اے اللہ میں تجھ سے دنیا و

اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ (ابن ماجہ و مسند)

آخرت میں معافی اور عافیت (یعنی ہر بری چیز سے بچاؤ) طلب کرتا ہوں۔

(۳) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے :

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ابو داؤد و مستدرک حاکم)

اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر۔ اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

(۴) طواف میں یہ دعائیں بھی ماثور ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ابن ماجہ)

اللہ کی ذات پاک ہے اور تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ۔ (مستدرک)

اے اللہ تو نے جو کچھ مجھ کو دیا ہے اس پر مجھ کو قناعت عطا کر اور میرے لیے اس میں برکت عنایت کر اور میری جو چیزیں میرے پاس نہیں ہیں ان کی اچھی طرح خبر گیری فرما۔

نوٹ : طواف میں اور کوئی خاص دعا صحیح سند سے مروی نہیں ہے لہٰذا قرآن اور حدیث کی عام دعاؤں میں سے جو چاہے پڑھے۔

طواف کی دو رکعتیں

طواف کی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنی مسنون ہے (مسلم)

مُلتزم

ملتزم میں دعا مانگنی مسنون ہے (ابو داؤد) مگر اس کے لیے کوئی خاص دعا وارد نہیں ہے

مقامِ ابراہیم

مقام ابراہیم کے پاس یہ آیت تلاوت کر کے طواف کی دو رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (البقرۃ - ۱۲۵)

اور جس مقام پر ابراہیم کھڑے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔

اندرونِ کعبہ

کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھنی، دعا مانگنی، توبہ و استغفار کرنی، ہر کونہ میں تکبیر و تہلیل و تسبیح و حمد و ثنا کرنی مسنون ہے۔ (بخاری)

حطیم

حطیم کا اکثر حصہ کعبہ کا ٹکڑا ہے اور وہاں نماز پڑھنی مسنون ہے۔ (بخاری)

حرم سے نکلنے کی دُعا

اس کے لیے کوئی خاص دُعا نہیں آئی ہے جو دعائیں عام مسجدوں سے نکلتے وقت آئی ہیں وہ پڑھنی چاہئیں۔ وہ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔ (مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ (ترمذی و مسند احمد)

اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور رسول اللہ پر درود بھیجتا ہوں۔ اے میرے پروردگار میرے گناہ معاف کر اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

سعی کی دُعا

سعی شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ

بیشک کوہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں

شَعَائِرِ اللّٰهِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ۔ (مسلم)

جس چیز کو اللہ نے پہلے ذکر کیا ہے۔ میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں۔

صفا اور مروہ پر ہر پھیرے میں قبلہ رو کھڑے رہ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل کرنی اور دعا مانگنی مسنون ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (مسلم)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ (محمدؐ) کی مدد کی اور تنہا سب جتھوں کو شکست دی۔

پھر جو دعا جی چاہے مانگے اسی طرح تین بار کرے۔

صفا و مروہ کے درمیان کوئی خاص دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد نہیں ہے۔ البتہ بعض صحابہ کرام (حضرت علیؓ و حضرت عبداللہ بن عمرؓ و حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) سے یہ دعا منقول ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ (نزل الابرار بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

اے اللہ بخش دے اور رحم فرما۔ تو ہی سب سے زیادہ عزت والا اور سب سے بزرگ ہے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم اور حدیث کی دعاؤں میں جو چاہے پڑھے۔

ایامِ عشرہ

پہلی ذی الحجہ سے دسویں ذی الحجہ تک کے دن ایامِ عشرہ کہلاتے ہیں، ان میں عبادتِ الٰہی اور نیک کام کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ (بخاری) ان دنوں میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بہت پڑھنا چاہیے۔ (ترغیب و ترہیب بحوالہ طبرانی کبیر)

منیٰ سے عرفات جاتے وقت

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفات روانہ ہوئے تو ہم میں سے کوئی تو لبیک پڑھ رہا تھا اور کوئی اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ رہا تھا۔ (مسلم)

عرفات کی دعا

یوم عرفات (حج کا دن) بڑی فضیلت کا دن ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

مَامِنْ یَوْمٍ اکثر ان یعتق اللہ فیہ عبیدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنوا یتجلّی ثم یباھی بھم الملٓئکۃ فیقول ما اراد ھٰٓؤلاء۔

عرفات کے دن سے زیادہ اور کسی دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس دن قریب ہوتا اور تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔ (مسلم)

حدیث شریف میں آیا ہے:

خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ۔

بہترین دعا عرفات کے دن کی دعا ہے۔ (ترمذی و مسند احمد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد سے مغرب تک تسبیح و تہلیل و تکبیر و دعا کرتے رہتے تھے۔ (مسلم)

اس لیے ہر حاجی کو چاہیئے کہ اس دن اس متبرک جگہ میں خوب جی لگا کر دعا مانگے اور تلاوت قرآن و ذکرِ الٰہی، توبہ و استغفار و تکبیر و تہلیل میں مشغول رہے۔ درود شریف کثرت سے پڑھے۔ لبیک بار بار کہے، اپنے لیے بھی دعا مانگے اور عزیز و اقارب و احباب کے لیے بھی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

یُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنْ یَّسْتَغْفِرُ لَہُ الْحَاجُّ۔ (مستدرک حاکم)

حاجی بخشا جاتا ہے اور جس کے لیے حاجی دعا مانگے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔

عرفات کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے۔
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ	ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے۔
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (موطا، ترمذی)	اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے علاوہ عرفات کے دن کی اور جو دعائیں کتب ادعیہ و مناسک حج میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں سے اکثر کی سند ضعیف ہے۔ تاہم من گھڑت دعاؤں سے ان کا پڑھنا بہتر ہے۔

ہم یہاں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی دعاؤں میں سے چند جامع دعائیں درج کرتے ہیں۔ ان کو ضرور پڑھنا چاہیئے اور بار بار پڑھنا چاہیئے، ان کے علاوہ اور جو توفیق ہو پڑھنا چاہیئے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ	اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم
لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ	کیا ہے (یعنی اپنے حق میں برائی کی ہے) اور اگر تو
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔	ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم
(الاعراف - ۲۲)	تباہ ہو جائیں گے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ	تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بشیک پاک ہے،
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (انبیاء - ۸۷)	میں قصور وار ہوں۔
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ	اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو توبہ کا قبول کرنے
التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (البقرہ - ۱۲۸)	والا ہے اور مہربان ہے۔
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا	اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک
اَوْ اَخْطَاْنَا۔	ہو گئی ہے تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا۔
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا	اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے
اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ	ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے پروردگا
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا	جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اتنا

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرة ۲۸۶)

بوجھ ہمارے سر پر نہ رکھنا اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگذر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران – ۸)

اے ہمارے رب جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما۔ تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ۔

اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو ٹھیک طرح پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ (ابراہیم ۴۰-۴۱)

اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب حساب و کتاب کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو بخش دینا۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔

(بنی اسرائیل – ۲۴)

اے میرے رب میرے ماں باپ نے جس طرح مجھ کو بچپن میں شفقت سے پالا ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (الحشر – ۱۰)

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما۔ اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا۔ (نوح – ۲۸)

اے میرے رب! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لائے اور میرے گھر میں آئے ان کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کے لیے اور تباہی بڑھا۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ (الممتحنہ۔۴)

اے ہمارے پروردگار تجھ پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں ہمیں لوٹ جانا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (الممتحنہ۔۵)

اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا نشانۂ ستم نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان۔۷۴)

اے ہمارے پروردگار، ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ (طٰہٰ۔۱۱۴)

اے میرے رب میرا علم زیادہ کر۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ۔۲۰۱)

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (الاحقاف۔۱۵)

اے میرے پروردگار! تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں۔ اور مجھے نیک کام کرنے کی اور جو نیک کام تجھے پسند ہیں۔ ان کے کرنے کی مجھے توفیق دے اور میری اولاد در اولاد کو نیک اور صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (البقرۃ۔۱۲۷)

اے ہمارے پروردگار ہم سے ہماری دعا اور اعمال قبول فرما بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى

اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (صحیحین)

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا۔ (مستدرک حاکم)

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ۔ (تین بار کہے) مستدرک حاکم

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔ (تین بار کہے)

(مستدرک حاکم)

ہوں اور میں حتی المقدور اپنے اس عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جو تجھ سے کیا ہے، اپنے کیے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو مجھ کو بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔

اے اللہ میری خطا اور نادانی اور اپنے کام میں اسراف اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے اے اللہ جو گناہ میں نے ہنسی مذاق میں کیے ہیں یا بھول کر کیے ہیں یا جان کر سب معاف کردے اور سب باتیں مجھ میں ہیں اے اللہ جو گناہ میں نے پہلے کیے ہیں اور جو بعد میں کیے ہیں اور جو کھلم کھلا کیے ہیں اور جو چھپا کر کیے ہیں اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ میں گناہوں سے تیرے آگے ایسی توبہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی ان کی طرف نہ لوٹوں گا۔

اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت سے بہت امید ہے۔

اس خدائے برتر سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو زندہ اور سب چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اس کے آگے توبہ کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (ترمذی و مستدرک)

یا اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور عفو کو تو دوست رکھتا ہے۔ میرے گناہ معاف کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ۔ (صحیحین)

اے اللہ میں فکروں سے اور غم سے۔ اور عاجزی سے اور کاہلی سے اور نامردی سے اور بخل سے۔ اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کی زیادتی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا۔ (مسلم)

اے اللہ اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو، تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ۔ (مسلم)

اے اللہ میں تیری نعمت کے جانے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدلنے اور تیرے عذاب ناگہانی کے آنے اور تیرے ہر غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

اے میرے اللہ! میں اپنے کرتوتوں کی برائی سے اور ناکردہ شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

یا اللہ میں دوزخ کے عذاب اور فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور عذاب سے اور مال کے فتنہ کی برائی سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور دجّال کے فتنہ سے اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا

اے اللہ میرے گناہ برف کے پانی اور اولوں سے دھو اور گناہوں سے میرا دل ایسا پاک کر

كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسی دوری کر جیسے مشرق و مغرب میں کی ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی اور اور تیرے عذاب سے تیرے عفو کی اور تیرے غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری پوری پوری تعریف نہیں کرسکتا تو نے جیسے اپنی تعریف فرمائی ہے ویسا ہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

اے اللہ میں برص اور کوڑھ اور دیوانہ پن اور ہر بُری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(ابوداؤد و نسائی)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ۔

اے اللہ بُرے اخلاق سے اور بُرے اعمال اور بُری خواہشوں اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

اے اللہ میں بلا کی مشقت اور حصول بدبختی اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کی خوش کن باتوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔ (مسلم)

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری اور پارسائی اور غنا مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي۔ (مسلم)

اے اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو سیدھا راستہ دکھا اور مجھ کو عافیت دے اور رزق عطا کر

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ

یا اللہ میرا دین جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا جس میں میری زندگانی ہے اور میری

الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ (مسلم)

آخرت جہاں مجھ کو جانا ہے سب کو میرے لیے سنوار دے اور میرے لیے زندگی کو ہر نیکی میں زیادتی کا اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب کر۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ۔ (تین بار کہے)

اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں (ترمذی، نسائی)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ مِنَ النَّارِ (تین بار کہے)

اے اللہ میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں (ترمذی، نسائی)

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي۔ (ابوداؤد۔ مستدرک)

اے اللہ میرے عیبوں کو ڈھانک اور مجھے ڈر سے بے خوف کر۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (ترمذی)

اے اللہ مجھ کو حلال چیز عطا کر کے حرام سے بچا اور اپنا فضل فرما کر اپنے ماسوا سے بے پروا کر دے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي (مستدرک)

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا اور گھر کے لوگوں اور مال میں معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔

اے اللہ میں تجھ سے معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔ (ترمذی)

اے اللہ میرے فائدہ کی بات میرے دل میں ڈال اور میرے نفس کو برائی سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ۔ (ترمذی)

اے اللہ تیری محبت اور تیرے دوست کی محبت اور وہ کام جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے تجھ سے مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهٖ۔ (مستدرک۔ حاکم)

اے اللہ جو تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے مجھ کو نفع دے اور جو بات مجھے نفع دے وہ مجھے سکھا اور وہ علم جس کے سبب سے تو مجھے نفع عطا کرے مجھے نصیب کر۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ

اے اللہ اپنے دیئے ہوئے پر مجھ کو قناعت دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور میری جو چیز غائب ہے تو

لِيْ بِخَيْرٍ۔ (مستدرک وحاکم)

اس کی اچھی طرح سے حفاظت فرما۔

يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ (ترمذی و مستدرک)

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ۔ (ترمذی)

اے اللہ میرے آنکھ کان سلامت رکھ کہ ان سے فائدہ اٹھا رہا ہوں اور ان کو میرا وارث بنا اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی)

اے اللہ! جو بہتری تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہم بھی تجھ سے وہی مانگتے ہیں اور جس برائی سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی ہم بھی اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ تو ہی مدد مانگنے کے قابل ہے اور تو ہی منزل مقصود تک پہنچانے والا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت اور قوت نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحاح ستہ)

اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی ہے، بے شک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے۔

مزدلفہ

مزدلفہ میں ذکر الٰہی کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ۔ (البقرۃ۔ ۱۹۸)

اور جب عرفات سے واپس ہو تو مشعر حرام کے پاس (یعنی مزدلفہ میں) خدا کا ذکر کرو اور اسی طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تم کو سکھایا ہے اور اس سے پیشتر تم لوگ گمراہوں میں تھے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تو مغرب وعشا کی نماز پڑھ کر سو گئے تھے مگر صبح کے بعد سے اچھی طرح روشنی ہونے تک قبلہ رو کھڑے ہو کر حمد وثنا وتکبیر وتہلیل ودعا فرماتے تھے۔ (مسلم)

رمی جمار کی دُعا

ہر کنکری کے ساتھ یا اس کے بعد (دونوں روایتیں ہیں) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا چاہیئے۔ (بخاری، ومسلم)۔ رمی جمار سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ (مسند احمد)

اے اللہ ہمارے حج کو مقبول کر اور ہمارے گناہ معاف کر دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمار کے بعد جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے پاس قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا مانگی تھی۔ مگر جمرۂ عقبہ کے پاس ٹھیرے تھے۔ (مسلم)

قربانی کی دُعا

ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ کا نام لے کر حلال کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! محمدؐ اور امتِ محمدؐ کی طرف سے قبول فرما۔

لہذا قبولیت کی دعا مانگنی بھی مسنون ہے اور جس کی طرف سے قربانی ہے اس کا ذکر کرنا بھی

ایّامِ تشریق

ایام تشریق کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرہ ۲۰۳) ان چند دنوں کے اندر اللہ کو یاد کرتے رہو (بقرہ)

حدیث شریف میں آیا ہے:

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔	ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔

لہٰذا ان دنوں میں ذکر الٰہی کرنا چاہیئے اور خوب کھانا پینا چاہیئے۔ روزہ نہ رکھنا چاہیئے

زمزم پینے کی دُعا

اس کے لیے کوئی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ مگر صحابی جلیل حضرت عبداللہ بن عباس زمزم پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔	اے اللہ میں تجھ سے فائدہ مند علم و کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔

زیارتِ مسجدِ نبوی و قبرِ مصطفوی صلّی اللہ علیہ وسلّم

مسجد نبوی کے لیے سفر کرنا مسنون اور وہاں پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کرنا باعث ثواب ہے۔ مدینہ کو دیکھ کر وہی دعا پڑھنی چاہیئے جو مکہ کے داخلہ کے وقت پڑھی جاتی تھی۔ نیز یہ دعا بھی مسنون ہے۔

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم)	ہم لوٹ کر آنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت وہی دعا پڑھے جو عام مسجدوں کے بارے میں آئی ہیں اور جو حرم شریف مکہ میں داخلہ کے بیان میں لکھی گئی ہے اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے

اور پھر مسجد سے نکلتے وقت وہی دعا پڑھی جائے گی جو عام مسجدوں کے لیے آئی ہے (یہ بھی گزر چکی ہے) مسجد نبوی میں بلا ناغہ چالیس نمازیں پڑھنے والا دوزخ اور عذاب اور نفاق سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ قبر مبارک کی زیارت کے وقت سلام اور درود پڑھے سلام کے بہترین الفاظ وہی ہیں جو ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پڑھنے کے لیے سکھائے ہیں وہ یہ ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (بخاری و مسلم)	اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ (اور درود کا بہترین طریقہ یہ ہے)۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائی بیشک تو قابل تعریف اور بزرگ ہے۔

اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں اور جو صیغے آئے ہیں وہ پڑھ سکتا ہے۔

زیارتِ قبور

شیخین جلیلین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کے مزار پر اور جنت البقیع یا دیگر قبروں کی زیارت کے وقت وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جو زیارت قبور کے لیے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں۔ ان میں سے ایک دعا یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِیَةَ۔ (مسلم)	اے مومنین و مسلمین اہل قبور! تم پر سلام۔ ہم بھی ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے واسطے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔

خاص اہلِ بقیع کے لیے یہ دعا بھی وارد ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔ (مسلم) اے اللہ! اہلِ بقیع کو بخش دے

مسجدِ قبا

مسجد قبا میں جا کر دو رکعتیں پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے (ترمذی ونسائی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو تشریف لے جاتے تھے (بخاری) مگر اس کے لیے کوئی خاص دعا وارد نہیں ہے۔

مسجدِ فتح

مسجد فتح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز متواتر دعا مانگی تھی اور تیسرے روز قبول ہوئی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی وہاں جا کر دعا مانگتے تھے۔ (مسند احمد)

سفر سے واپسی کی دعا

جب اپنے وطن کو واپس ہو تو راستہ میں یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے کیا پاک ذات ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے ورنہ ہم میں اس کو قابو میں لانے کی طاقت نہ تھی اور بیشک ہم رب کی طرف جانے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ۔

اے اللہ اس سفر کو ہم پر آسان کر اور اس کی دوری کو نزدیک فرما۔ اے اللہ تو ہی رفیق سفر ہے اور ہمارے بعد ہمارے گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ

اے اللہ میں سفر کی تکلیف اور برے حال

السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ۔
اور مال اور اہل وعیال کی بُری حالت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم)
ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

اور جب نشیب یا سخت زمین آئے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (بخاری ومسلم)

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹ کر آئے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ (محمدؐ) کی مدد فرمائی اور کافروں کے گروہ کو اکیلے نے شکست دی

اپنا شہر دیکھ کر

جب اپنا شہر نظر آئے تو یہ دعا پڑھے۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم)
ہم لوٹ کر آئے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں

اپنے شہر میں داخل ہو کر

جب اپنے شہر میں داخل ہو تو مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھے۔

گھر میں داخل ہو کر

جب اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

ہم لوٹ آئے اللہ کے آگے توبہ کرتے ہیں، وہ ہمارے سب گناہ معاف فرما دے گا۔

حاجی کے استقبال کی دعا

حاجی سے جو لوگ ملنے آئیں وہ یہ دعا پڑھیں۔

قَبِلَ اللّٰہُ حَجَّکَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَکَ۔ (مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی کبیر واوسط)

اللہ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تیرے خرچ کا نعم البدل عطا کرے۔

حاجی کا جواب

حاجی ان سے کیا کہے یہ کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گزرا مگر چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ حاجی جس کے لیے دعائے مغفرت کرے وہ بخشا جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم) اس لیے اگر حاجی ان کے لیے دعائے مغفرت کرے تو انشاء اللہ بیجا بات نہ ہوگی واللہ اعلم

اختتام سفر کی دعا

جب سفر ختم ہو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ (مستدرک حاکم)

اللہ کا شکر ہے جس کی عزت وجلال کی بدولت اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

کلام شیخ العالمؒ
مُلہٕ چھی خوشحال ہدین تہٕ سالس
شیخ گے تہٕ ماچھس مُتی
صوفی ڑوٹ لتھ دِتھ آیس
کھیوٚن کاسِس پانٕز ماز وبتی
اکی تہٕ نہٕ گیان کور اُگی لکھ کالس
کانسہِ تہٕ نفس ہیوک نہٕ ژٹھ پتھی
مُلّا لوگ نذر و نیاز لے کر اور دعوت کھا کھا کر پھولے نہیں
سماتے اور پیر و مرشد شیخ و سجادہ نشین مال و دولت کے پیچھے دیوانہ
ہوئے جاتے ہیں۔ صوفی نے خرقہ پہن لیا اور کوئی محنت نہیں کی۔ اُسے
کھانے کو گوشت و پلاؤ ہونا چاہیئے۔ افسوس نہ مُلّا نہ پیر، نہ شیخ اور نہ ہی
صوفی ریاضت کرتا ہے کوئی بھی خدا جوئی کی طرف مائل نہیں اور نہ
کسی نے اپنے نفس کو لذات و خواہشات سے باز رکھا۔